خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحَى
(صحیح مسلم)
مشرکین کی مخالفت کرو
مونچھیں اچھی طرح کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ

کیا اسلام میں داڑھی فرض ہے؟

پروفیسر قاری اشفاق احمد خان لودھی
(ایم۔اے۔انگریزی)

نظرثانی: مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی

دارالسلام
DARUSSALAM
کتاب و سنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

کیا اسلام میں داڑھی فرض ہے؟

پروفیسر قاری اشفاق احمد خان لودھی
(ایم۔ اے۔ انگریزی)

نظرثانی: مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

DARUSSALAM

ہیڈ آفس : پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون : 4043432-4032193-4033962 00966 1
فیکس: 4021659 ای میل: Darussalam @ Naseej. Com.Sa

پاکستان : ① 50 لوئر مال نزد ایم ۔ اے ۔ او کالج لاہور فون: 7232400 - 7240024 42 092
فیکس: 7354072 ای میل: Darussalampk@mail.com

② رحمان مارکیٹ 'غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

امریکہ : پوسٹ بکس: 79194 'ہیوسٹن' ٹیکساس: 77279' فون : 9359206 713 001
فیکس: 7220431 ای میل: Darsalam @ Dar - us - Salam. Com.

شارجہ : فون : 4-5511293-009716

تعداد : 1100 ایڈیشن : فروری 2001

مطبع : ..... پرنٹنگ پریس 50 لوئر مال لاہور فون 7240024

فہرست مضامین

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسانی خلقت کو "احسن تقویم" قرار دیا ہے۔ اس صنعت و خلقت کا بہترین اظہار انبیاء علیہم السلام کی شکل و صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح تمام انبیاء و رسل کے جسمانی تناسب اور ظاہری خدوخال اور شمائل کا بہترین اور احسن ترین نقش حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ جسمانی ہیئت اور صورت میں دیکھا جا سکتا ہے جس کی تمام جزئیات اور تفصیلات شمائل کی کتابوں میں واضح طور پر موجود ہیں۔

حسن یوسف' دم عیسیٰ' ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جسم انسانی کے باطن میں سب سے اہم عضو قلب یا دل ہے۔ اسی طرح اس کے ظاہر میں سب سے جاذب حصے کا نام چہرہ ہے۔ چہرے کی زینت پورے جسم کے حسن و جمال کی نمائندگی کرتی ہے۔ فطرت نے اس کے خدوخال میں بہت سی دلآویزیاں پیدا کر رکھی ہے جو فطرت کا تقاضا ہیں۔ یہی باعث ہے کہ دین و شریعت میں چہرے کی اس زیب و زینت کو فطرت سے ہم آہنگ رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اجزائے آفرینش میں فطرت کے جتنے مظاہر ہیں' ان میں سے کوئی اپنے

چہرے کے ساتھ وہ سلوک نہیں کرتا جو بعض کم نصیب خواتین و حضرات فطرت کے علی الرغم اپنائے ہوئے ہیں۔ خواتین کو اپنے چہروں سے جلابیب یا اوڑھنیوں سے چھپانے اور ڈھانپنے کی پاکیزہ تعلیم دی گئی اور مردوں کو اپنے چہروں کو ((اِعْفَاءُ اللِّحْيَة)) (داڑھی بڑھانے) اور ((قَصُّ الشَّوَارِب)) (مونچھیں کٹانے) کی تلقین کی گئی ہے۔ عہد قدیم اور قرون ماضیہ میں تو اکثر مذاہب کے بیشتر پیروکار اپنے چہروں کے خدوخال کو فطرت کے اسلوب پر برقرار رکھتے تھے، مگر عہد جدید کے ماڈرنزم اور جدیدیت نے چہروں کی فطری ہیئت اور حیا کو گھٹانے اور بعض حالات میں ختم کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ اب ہم نے اپنی صورت کو اس درجہ بگاڑ لیا ہے کہ خواتین چہروں کو ننگا رکھنے اور مرد چہروں سے داڑھی کو غائب کرنے یا اس کے ساتھ تلاعب کے نفسیاتی مرض میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

اہل علم اور اربابِ بصیرت کو جسم انسانی کی اس فطری ساخت پر غور کرنا چاہیئے کہ عورتوں کے چہرے کو بالوں سے محفوظ رکھا گیا اور مردوں کے چہروں پر بالوں کی موجودگی کی طبعی صفت کا انتظام کیا گیا۔ چہرے پر بالوں کی داڑھی کی صورت میں موجودگی اگر کسی درجہ بھی خلاف فطرت ہوتی یا انسانوں کے احساس جمال کے منافی ہوتی تو قدرت کیلئے یہ کیا مشکل تھا کہ وہ مردوں کے چہرے کی کھال کو بھی ایسا ہی بنا دیتی جیسا کہ خواتین کے چہروں کی موجودہ شکل ہے۔

تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوّلین قوم جس نے اپنے نبی کی داڑھی والی سنت سے اعراض اور نافرمانی کی وہ حضرت لوط علیہ السلام کی امت تھی۔

آپ نے انہیں مختلف نافرمانیوں' اعمال قبیحہ اور حرکات شنیعہ سے روکا مگر جب ان کی نافرمانیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں تو ان کی بستیوں کو سزا کے طور پر الٹ دیا گیا۔ مرسل روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اس آزمائش کا باعث اور مختلف عوامل کے علاوہ داڑھیوں کو منڈانے اور مونچھوں کے بڑھانے کی وجہ سے ہوا۔ مورخین نے ان کے اٹھارہ قبیح اعمال کی فہرست فراہم کی ہے جن میں ریش تراشی' اغلام بازی اور کبوتر بازی بھی ہے۔ اس ضمن میں آپ ﷺ نے مجوس اور یہود کی مخالفت کی تعلیم دی ہے کہ وہ اپنی داڑھیاں منڈاتے اور مونچھوں کو بڑھاتے تھے۔ رسول اکرم ﷺ سے محبت کے دعویدار ذرا اپنی شکلوں اور صورتوں پر توجہ فرمایں۔

متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے آپس میں قسم اٹھاتے ہوئے یوں کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے انسان کو داڑھی سے زینت بخشی ہے۔ یہ امر پیش نظر رہے کہ انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ داڑھی کو اختیار کیا ہے۔ ہماری شریعت کی تعلیم کی موجب یہ سنت مؤکدہ اور واجب کے درجے میں ہے' جس کا تارک ہر اعتبار سے گناہ گار ہے اور آخرت میں حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ قیامت کے روز حضور ﷺ اپنی امت کو اسی حوالے سے پہچانیں گے۔ داڑھی کے بغیر شفاعت اور شناخت سے محرومی کس قدر نقصان عظیم کا باعث ہے۔ اس کے تصور ہی سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔

(فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ)

داڑھی منڈانے سے قوی اور اقتصادی سطح پر کس قدر نقصان ہوتا ہے اس کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آج دنیا کی کل آبادی میں ڈیڑھ ارب کے قریب مسلمان جن میں سے نصف خواتین کو نکال دیں اور پچھتّر کروڑ مردوں میں سے بلوغت سے قبل بچوں کی ایک تہائی تعداد کو نکال دیا جائے تو پچاس کروڑ افراد امت کے چہرے داڑھی سے مزین ہونا چاہئیں۔ مگر افسوس کہ آج امت مسلمہ میں دس کروڑ سے زائد داڑھی والے مسلمان دکھائی نہیں دیتے۔ ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ چالیس کروڑ انسان روزانہ اپنے آپ کو عورتوں کی شکل میں تبدیل کرنے کے لیے مختلف اسالیب سے داڑھی کے بالوں کو ختم کرتے ہیں۔ جس پر روزانہ دو ارب روپے صرف ہوتے ہیں اور وقت کا ضیاع اس پر مستزاد ہے۔ الغرض امت مسلمہ ایک سال میں سات سو تیں ارب روپے کے ضیاع کا باعث بنتی ہے۔ ایک طرف خلاف سنت کام اور دوسری طرف اسراف و تبذیر کا یہ عمل شیطانی محرکات میں کس قدر اضافے کا باعث ہے۔ العیاذ باللّٰہ

داڑھی رکھنے اور بڑھانے کے نقلی استدلال کی محکمی تو کسی تقوی شعار مسلمان سے پوشیدہ نہیں البتہ اس کی عقلی براہین پر مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں ہم طب اور فزیالوجی کے ماہرین اور متخصصین کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس امر کی تحقیق کریں کہ جسم انسانی کے جس مقام سے بال مونڈھے جاتے ہیں اس جانب خون کا رجوع زیادہ کیوں ہوتا ہے اور اس حصے کا

تغذیہ کیوں بڑھ جاتا ہے۔ شرمگاہ کے قریب موٹے زہار کے مونڈھنے سے تغذیہ بڑھنے کے کیا فطری فوائد ہیں اور چہرے کے گرد بالوں کو کاٹنے اور مونڈنے سے تغذیہ بڑھنے سے سینے میں کیسے کیسے جسمانی عوارض کا احتمال ہے۔ ہم جس قدر اس طبی نکتے پر غور کرتے چلے جائیں گے شارع اور فطرت کے داڑھی بڑھانے کے حکم کا جواز اسی قدر ہماری نگاہوں میں آشکارا ہوتا چلا جائے گا۔

یہاں ہم بالوں کی فزیالوجی کے اس پہلو پر بھی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ انسانی بال بلکہ ہرذی روح کے بال ایک خاص حد تک بڑھنے کے بعد خود بخود رک جاتے ہیں جس سے فطری ہیئت کے جمال میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ ہم اس موقع پر داڑھی کو محض زینت کی خاطر کاٹنے والے احباب کی توجہ اس فطری عمل کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں جو محض اپنی طبعی اور نفسیاتی کمزوری کے باعث اس شغل بیکار میں مبتلا ہو کر تلاعب بالسنۃ کا شکار ہو رہے ہیں۔

وہ حضرات جو کتاب و سنت کے حوالے سے اتباع سنت کی اہمیت و فرضیت کو جانتے ہیں' ان کے لیے داڑھی جیسے مسئلے پر کوئی اعتراض یا اشتباہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ ہمارے فاضل دوست پروفیسر اشفاق احمد خان لودھی نے جو بنیادی طور پر انگریزی ادبیات کے استاد ہیں' انہوں نے مغربی کلچر کے زبان و ادب سے کماحقہ' آگاہ ہونے کے باوجود اس موضوع پر ابطال باطل اور احقاق حق کی خاطر جو کچھ لکھا ہے' ہم اس کی داد دیتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ اس مفید رسالے کی اشاعت سے امت مسلمہ میں داڑھیاں رکھنے اور انہیں بڑھانے کا

رجحان قوی ہو گا اور یہ شعار غیر مسلم اقوام ملل کے لیے بھی دعوت اسلام کا موجب بنے گا۔ مجھے امید ہے کہ یہ مختصر رسالہ پروفیسر صاحب موصوف کے حسنات میں ان شاء اللہ اضافہ کرے گا۔

"دارالسلام" نے دعوتی لٹریچر کی اشاعت میں اس رسالے کی پیشکش میں بھی اپنے روایتی ذوق طباعت کی بلندیوں کو برقرار رکھا ہے۔ حق تعالیٰ مصنف اور پبلشر کی اس مساعی کو قبول فرمائے اور امت کے لیے اس تحریر کو نافع اور آخرت میں شفاعت کی مستحق بنائے۔ آمین یا رب العالمین

پروفیسر عبدالجبار شاکر

ڈائریکٹر بیت الحکمت' لاہور

5 ستمبر 2001ء

ابتدائیہ

بندہ نے پروفیسر اشفاق احمد خان لودھی کی کتاب "کیا اسلام میں داڑھی فرض ہے؟" بنظر غائر پڑھی ماشاء اللہ انداز تحریر عام فہم اور پرتاثیر ہے۔ زور استدلال خوب ہے۔ مؤلف حفظہ اللہ نے اس مختصر کتاب میں بڑی خوبی سے مدعا کو بیان کیا ہے۔

موصوف کی پوری تحریر "بہ دل خیزد بہ دل ریزد" کے بمصداق جذب و تاثیر میں ڈوبی ہوئی ہے۔ پروفیسر اشفاق احمد لودھی نے قرآن' حدیث اور عقل و نقل سے ثابت کر دیا ہے کہ داڑھی حضرت سرور دوعالم ﷺ کی وہ سنت ہے جو وجوب کے درجہ میں ہے۔ داڑھی مرد کا حسن ہے۔ داڑھی اسلام کا شعار ہے۔ داڑھی انسانی فطرت ہے۔ داڑھی انسان کی عزت' عصمت اور مردانہ وجاہت کا نشان ہے۔ مرد کی جلالت کی علامت ہے۔ کوئی نبی' کوئی صحابی' کوئی امام' کوئی محدث' کوئی ولی داڑھی کے بغیر نہ تھا۔ ہر ایک کے نورانی چہرے پر داڑھی سجی ہوئی تھی۔

اس کتاب میں داڑھی کے دینی فوائد کے ساتھ ساتھ کچھ طبی فوائد بھی بتائے گئے ہیں۔ اور بالآخر بتایا گیا ہے کہ جو لوگ داڑھی منڈواتے ہیں' وہ بوجہ

ایک عظیم سنت کے تارک ہونے کے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں' جو رحمت الٰہی کے حق دار نہیں بن سکتے۔ وہ مرد ہو کر عورت کا روپ دھار کر غضب الٰہی کو دعوت دیتے ہیں' اور بیشک یہ بات صحیح کہی ہے کہ جس کو رحمت عالم ﷺ سے پیار ہے اسے آپ کی داڑھی کی ٹھوس سنت سے بھی پیار ہونا چاہیئے--- یہ کتاب اس قابل ہے کہ عوام و خواص ایک بار ضرور اس کا مطالعہ کریں۔

مخلص

محمد ادریس فاروقی

سوہدرہ' گوجرانوالہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

"کیا اسلام میں داڑھی فرض ہے؟" کے عنوان سے یہ مختصر مگر جامع کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں داڑھی کی شرعی حیثیت کی وضاحت سادہ اور آسان زبان میں بیان کی گئی ہے۔ میری خواہش ہے کہ مسلمان مرد اور عورت دونوں اسے پڑھ کر مستفید ہوں خصوصاً وہ لوگ جو داڑھی کو اچھا نہیں سمجھتے وہ اس کی حرمت کو سمجھیں تاکہ اپنی اصلاح کر سکیں۔

غرضیکہ مرد داڑھی بڑھا کر انبیاء کرام علیہم السلام کی پیاری سنت کو زندہ کرے اور عورت اپنے بھائی' بیٹے اور خاوند کو اس کی ترغیب دلا کر اپنا فرض ادا کرے۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں ایچی سن کالج میں O-Level کا طالب علم تھا اور میرے چہرے پر داڑھی کے صرف چند بال اُگے تھے تو اس وقت لڑکے میری داڑھی کا مذاق اڑاتے تھے حتیٰ کہ بعض دین سے بے بہرہ اساتذہ بھی نشانۂ تنقید بنا لیتے تھے۔ تب میرے والدین نے میری رہنمائی فرمائی خصوصاً امی جان

نے شفقت اور محبت کے ساتھ میری ہمت افزائی کی اور اس طرح اللہ نے مجھے شیطانی وسواس کا شکار ہونے سے بچا لیا۔ یہ بات میں نے اس لیے نقل کی ہے تاکہ آج کل کی مائیں نصیحت حاصل کر سکیں۔

پس میں والدہ محترمہ کے لیے دعاگو ہوں جو نہایت غیور' اسلامی روایات کی حامل' بہادر اور عظیم خاتون ہیں۔ جنھوں نے میری تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ جن کی آہ سحرگاہی کی قبولیت نے مجھے خدمت دین کے منصب پر لا کھڑا کیا۔

اور پیارے ابا جی کے لیے دعاگو ہوں جن کی محبت' اعلیٰ تربیت اور پدرانہ سختی نے میری زندگی کو سنوارنے اور اسلامی خطوط پر استوار کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ﴾ (آمین)

الغرض داڑھی مونڈنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے جس پر سخت وعید وارد ہے۔ ظاہر میں داڑھی مرد کی خصوصی طور پر پہچان ہے اور داڑھی کا نہ ہونا عورت کی خصوصی طور پر پہچان ہے۔ پس جو شخص داڑھی کو مونڈتا ہے وہ یقیناً عورت سے مشابہت کرتا ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مَردوں اور مَردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔“ (صحیح بخاری' اللباس' ح:۵۸۸۵ و مسند احمد' ۳۳۹/۱' الفاظ مسند احمد کے ہیں)

اسلام کی نظر میں وضع کی درستگی' اصلاح قلب کا لازمی جزو ہے۔ یہ تو ہو

سکتا ہے کہ وضع درست ہو اور دل درست نہ ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ دل درست ہو اور وضع پر اس کا کچھ اثر نہ پڑے۔ اصلاحِ وضع میں داڑھی کے بالوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ داڑھی کا رکھنا دل کی ایمانی قوت کا اظہار ہے اور داڑھی منڈوانا دل کی کراہت و نیت کی خرابی کی علامت ہے۔ جس کا دل پاک صاف ہوتا ہے وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ گناہ پر اصرار کرتے رہیں اور دل بھی صاف ہو؟ رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ کی زینت یعنی داڑھی سے نفرت ہو اور روح بھی پاک ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے۔ پس کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی اور نافرمانی نہیں کر سکتا۔ اگر ہمیں اپنے آقا سے محبت ہے تو ان کے حکم کے مطابق ان جیسا چہرہ بنالیں۔

اس کتاب کی طباعت کے ہر مرحلہ میں' میں اپنے معاون خاص برادرم حافظ عبدالعظیم اسد مینجر دارالسلام لاہور' اس کی احادیث کی تخریج و تحقیق میں بھرپور سعی کرنے والے مہربان دوست حافظ عبدالخالق اور اس کی نظرثانی کے فریضہ کو بخوبی انجام دینے والے محترم مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی صاحب کا شکر گزار ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ رب العزت انہیں اجر عظیم سے نوازے اور ان کے خلوص نیت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

نیز اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنی اور صفات علیا کے ذریعے سے درخواست کرتا ہوں کہ میری اس کاوش کو خالصتاً اپنی رضا کے لیے خاص کر دے اور اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لیے اسے نفع بخش بنائے۔ (آمین) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَسَلَّمَ

اشفاق احمد خان لودھی
(لیکچرار' شعبہ انگریزی)
گورنمنٹ زمیندار کالج' بھمبر روڈ' گجرات

جمادی الاوّل ۱۴۲۲ھ / اگست ۲۰۰۱ء

کیا اسلام میں داڑھی فرض ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ أَمَّا بَعْدُ

مرد کا جمال

داڑھی مرد کی خوبصورتی، حسن اور وجاہت کی نشانی ہے۔ یہ دراصل مرد کے چہرے کا جمال و کمال ہے۔ اس لئے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہر ایک مذہب کا پیشوا یا امام داڑھی والا ہوتا ہے۔ گویا کہ فطری طور پر انسان داڑھی کو اپنے لیے باعث عزت و افتخار جانتا ہے اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اللہ کا ایسا رنگ ہے کہ جس کے برابر کوئی رنگ نہیں:

﴿ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ﴾ (البقرۃ ۲/ ۱۳۸)

"اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا۔"

جب تک مسلمانوں میں تقلید یورپ کا مرض عام نہ ہوا تھا اور ان کا ذہن مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے رنگ سے محفوظ تھا تو مرد و عورت سبھی داڑھی کو مرد کے لیے زینت اور خوبصورتی سمجھتے تھے۔ جب تک ذہن صاف تھا تو الٰہی بناوٹ سب کو اچھی لگتی تھی لیکن جب ذہن گندہ ہو گیا تو اچھی شکل بری اور

بری شکل اچھی نظر آنے لگی۔

شیطان کی تعلیم سے بچیں

یہ دراصل شیطان ملعون کی کارستانی ہے جس کی بدولت انسان راہ راست سے بھٹک جاتا ہے۔ شیطان ہی نے لوگوں کو گمراہ کیا اور انھیں اللہ کی بناوٹ کو بدلنے کی تعلیم دی۔ قرآن نے اس بات کو یوں نقل کیا ہے:

﴿ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ﴾ (النساء٤/ ١١٩)

"(شیطان نے کہا): اور یقیناً میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردّ و بدل کریں گے۔"

پس نہ صرف یہ کہ داڑھی کا مونڈنا یا کاٹنا شیطان کی پیروی ہے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا ہے۔

فطرت الٰہی

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿ فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ ﴾

(الروم٣٠/ ٣٠)

"یہی فطرت الٰہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی اس خلقت میں کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَقَصُّهَا أَيِ اللِّحْيَةِ سُنَّةُ الْمَجُوْسِ وَفِيْهِ تَغْيِيْرُ خَلْقِ اللهِ»

(حجة الله البالغة ١/ ١٥٢)

"داڑھی کو کاٹنا مجوسیوں کا طریقہ ہے اور اس میں اللہ کی تخلیق کو بدلنا ہے۔"

داڑھی کا مقام

اسلام میں داڑھی کا مقام کیا ہے؟ یہ جاننے کے لیے قرآن کو پڑھیے۔ خود قرآن گواہی دیتا ہے کہ داڑھی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ وہ انبیاء جن کو اللہ نے ہدایت کی تھی' جو انسانیت کی معراج ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہارون علیہ السلام کی داڑھی کا ذکر ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِيٓ ﴾ (طه ٢٠/ ٩٤)

"(ہارون علیہ السلام نے) کہا: اے میرے بھائی! تم میری داڑھی نہ پکڑو اور سر (کے بال) نہ کھینچو۔"

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ داڑھی بڑھانا اور مونچھیں پست کرانا فطرت سے ہے۔

غرضیکہ داڑھی بڑھانا انسان کی فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے اور مسلمانوں کا شعار ہے..... داڑھی مرد کی زینت ہے اور یہ ایسی زینت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کو مزین فرمایا۔ اگر یہ بدصورتی اور قبح کا باعث ہوتی تو یہ کسی نبی اور رسول کو اللہ تعالیٰ عطا نہ کرتا۔

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ داڑھی کو مونڈنا اپنا مثلہ کرنا ہے یعنی اپنے آپ کو

عیب دار بنانا ہے جو کہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی داڑھی

اللہ کے پیارے اور آخری رسول اور تمام نبیوں کے سردار محمد ﷺ نے وفات تک مکمل اور پوری داڑھی رکھی اور ساری زندگی اپنی داڑھی کا کوئی بال بھی نہیں کاٹا۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی اور آپ کے منور سینے کو بھری ہوئی تھی۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«وَكَانَ (رَسُوْلُ اللهِ ﷺ) كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ»(صحیح مسلم، الفضائل، باب اثبات خاتم النبوة ... رقم: ٢٣٤٤)

"رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی۔"

داڑھی کی شرعی حیثیت

داڑھی کی شرعی حیثیت سے متعلق عموماً پوچھا جاتا ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت؟ اور داڑھی مونڈنے والا محض ایک مستحب عمل سے محروم رہتا ہے یا کہ اس سے کہیں بڑھ کر تارک فرض اور فاسق و فاجر گردانا جاتا ہے؟ تو اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ "داڑھی بڑھانا ضروری اور واجب ہے۔ اس معاملہ میں ہمیں آزادی نہیں دی گئی کہ چاہیں تو داڑھی بڑھا لیں اور چاہیں تو گھٹا لیں۔ بلکہ اسے ہم پر لازم کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ داڑھی بڑھانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور یہ سنت ایسی ہی ہے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، سنت بمعنی طریقہ۔ لیکن یہ سنت وجوب کے درجہ میں ہے۔ المختصر داڑھی

مونڈنا ایک سنگین جرم اور کبیرہ گناہ ہے۔"

داڑھی اور مذاہب اربعہ فضیلۃ الشیخ بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: "چاروں مذاہب جن اماموں کی طرف منسوب ہیں: امام ابو حنیفہ' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اور کئی ائمہ نے داڑھی مونڈنے کو حرام کہا ہے۔" (اسلام میں داڑھی کا مقام' بحوالہ الابداع فی مضار الابتداع' ص:۷۴۴)

داڑھی کا وجوب الغرض مسلمانوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ داڑھی بڑھائیں اور مونچھیں کٹائیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں صیغۂ امر وارد ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ، أَوْفِرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ» (صحيح البخاري، اللباس، باب تقليم الأظفار، ح:٥٨٩٢، صحيح مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح:٢٥٩)

"مشرکین کی مخالفت کرو' داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ:

«أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى» (صحيح البخاري، اللباس، باب إعفاء اللحى، ح:٥٨٩٣، صحيح مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح:٢٥٩ واللفظ للبخاري)

"مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور داڑھیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔"

حدیث میں داڑھی کو بڑھانے اور اپنے حال پر چھوڑ دینے کا حکم ہے اور رسول اللہ ﷺ کا امر فرضیت اور وجوب کے لیے ہوتا ہے جیسا کہ علماء اصول نے بیان کیا ہے: شیخ ابن الہمام حنفی "التحریر" ص ۱۲۹ میں فرماتے ہیں:

(صيغة الامر خاصة بالوجوب عند الجمهور)(التحریر)

"امر کا صیغہ جمہور کے نزدیک خاص وجوب کے لیے ہے۔"

داڑھی منڈوانے کا جرم

نبی کریم ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والے کیلیے بڑی زجر وارد ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلْيَحْذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ ﴾ (النور ٢٤/ ٦٣)

"سو جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی فتنہ آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے۔"

اس آیت میں ﴿ فِتْنَةٌ ﴾ سے مراد دلوں کی وہ کجی ہے جو انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔ یہ نبی ﷺ کے احکام سے سرتابی اور ان کی مخالفت کرنے کا نتیجہ ہے اور ایمان سے محرومی اور کفر پر خاتمہ جہنم کے دائمی عذاب کا باعث ہے۔ (تفسیر احسن البیان)

نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ داڑھیوں کا منڈوانا مشرکوں کا کام ہے نہ کہ مسلمانوں کا۔ اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی واضح ہے:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»(سنن أبي داود، اللباس، باب في لبس الشهرة، ح:٤٠٣١، الارواء ١٠٩/٥، للألباني وصحيح جامع الصغير ٦١٤٩)

"جس نے کسی قوم سے مشابہت کی تو وہ ان ہی میں سے ہے۔"

بقول اقبال مرحوم ؂

وضع میں تم ہو نصاریٰ' تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

رسول اللہ ﷺ کا حکم رسول اللہ ﷺ نے داڑھی اس لیے نہ رکھی تھی کہ یہ عرب کا رواج اور کلچر(Culture) تھا بلکہ یہ ایک فطرت کا تقاضا تھا' لہٰذا جب اس فطرتی ساخت میں ردّ و بدل دیکھا تو آپ نے اس کا حکم دے دیا تھا:

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ»(صحيح مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح:٢٥٩)

"ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مونچھیں کاٹنے اور داڑھی چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔"

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف

سے وحی کے تحت ہی تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ ﴾

(النجم ۵۳/ ۳-۴)

"اور وہ (رسول) خواہش نفس سے نہیں بولتے یہ تو ایک وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔"

لہذا رسول اللہ کا حکم دراصل اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿ مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ﴾ (النساء۴/ ۸۰)

"اس رسول کی جو اطاعت کرے تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

مجوسیوں کا طریقہ

"ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجوس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ مونچھوں کو بڑھاتے اور داڑھیوں کو منڈواتے ہیں۔ پس تم ان لوگوں کی مخالفت کیا کرو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھوں کو کاٹتے تھے جیسا کہ بکری یا اونٹ (کے بال) مونڈے جاتے ہیں۔" (صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان' کتاب الزینة والتطیب' ۱۲/۲۹۰ رقم (۵۴۷۶) سنن الکبری للبیھقی ۱/۱۵۱)

داڑھی منڈوانا فطرت کے خلاف ہے

داڑھی کاٹنا اسلام اور دین تو کیا بلکہ انسانیت کے بھی خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو فطرت میں شمار کیا گیا ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ»(صحيح مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ٢٦١)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں: ان میں دو یہ ہیں مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا۔"

لفظ فطرت کے دو معنی علماء سے مشہور ہیں: ایک یہ کہ اس سے مراد دین ہے اور دوسرا وہ طریقہ جو سب انبیاء کا ہے جن کے اتباع کا ہمیں حکم ہوا ہے۔ (فتح الباری' ۱۰/۳۳۹' رقم الحدیث:۵۸۸۹)

پس اس سے داڑھی کی شان اور عظمت معلوم ہوئی کیونکہ جب وہ دین ہے تو بغیر داڑھی کے انسان بے دین سمجھا جائے گا اور جب تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے تو پھر بغیر داڑھی کے رہنا سب انبیاء علیہم السلام کی سنت کی خلاف ورزی ہوئی اور جمیع شریعتوں کے ساتھ بغاوت ٹھہری۔

داڑھی مرد کا حسن ہے

جہاں تک خوبصورتی کا تعلق ہے تو اصل بات یہ ہے کہ داڑھی ہی مرد کی خوبصورتی' حسن و جمال اور وجاہت کی علامت ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ "التبیان فی اقسام القران" میں فرماتے ہیں: "داڑھی مرد کی زینت ہے اور اس کا وقار اور تعظیم ہے۔" نبی کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت کون ہو سکتا ہے؟ بے شک نبیٔ اکرم محمد ﷺ سے زیادہ خوبصورت اور وجیہ نہ کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہو گا۔ اور صحیح مسلم کی

روایت ہے کہ محمد ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوة، رقم:۶۰۸۴)

داڑھی اگر بدصورتی کا باعث ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے مرد کے چہرے پر ہرگز نہ اگاتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝٤﴾ (التين ۹۵/ ٤)

"بے شک ہم نے انسان کو خوبصورت ترین سانچے میں ڈھالا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت میں جو امتیازات رکھے ہیں، ان میں سے ایک امتیاز اور فرق داڑھی ہے۔ داڑھی کے کاٹنے سے خوبصورتی نہیں بلکہ عورتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے جو کہ اسلام میں ناجائز ہے۔ بلکہ مردانگی کے خلاف ہے۔

عورتوں کی مشابہت حرام ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ» (صحيح البخاري، اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، ح: ٥٨٨٥، مسند أحمد١/ ٣٣٩ واللفظ له)

"اللہ تعالیٰ ان مردوں پر لعنت کرتا ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرماتا ہے جو مردوں کی مشابہت

کرتی ہیں۔"

اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری (مرقاۃ ۸/۲۱۷) لکھتے ہیں کہ "لعن اللہ" کا جملہ بطور بددعا بھی ہو سکتا ہے یعنی ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو اور بطور جملہ خبریہ بھی ہو سکتا ہے یعنی ایسے لوگوں پر اللہ لعنت فرماتے ہیں۔

داڑھی مونڈنے میں دیگر قباحتوں کے علاوہ ایک قباحت عورتوں سے مشابہت کی بھی ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے داڑھی کا امتیاز رکھا ہے۔ پس داڑھی مونڈنے والا اس امتیاز کو مٹا کر عورتوں سے مماثلت کرتا ہے۔ اور مرد ہو کر عورتوں جیسا بننے کی کوشش کرتا ہے جو انسانی غیرت اور مردانگی کے خلاف ہے۔ اسی بنا پر یہ اللہ اور رسول ﷺ کی لعنت کا موجب ہے۔ اور کسی فعل پر اللہ اور رسول ﷺ کی لعنت اس کے کبیرہ اور حرام ہونے کی دلیل ہے۔ علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ نے "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں اس کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

حیلے بہانے

کچھ لوگ داڑھی کے مسئلہ کو ختم کرنے کے لیے پہلے تو داڑھی کو "سنت طبیعیہ" قرار دے رہے ہیں کہ یہ ضروری اور لازم نہیں' پھر یہ کہہ کر کہ جن لوگوں نے داڑھی مونڈنے کو حرام قرار دیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں (جو کہ بالکل غلط ہے)' ایسی دھوکہ اور فریب دہی کی باتیں کر کے انہوں نے داڑھی منڈوانے والوں کے لیے راستہ صاف کرنے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن اگر داڑھی کے واجب اور فرض ہونے پر وارد شدہ

احادیث پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ داڑھی کے متعلق احادیث میں پانچ صیغے استعمال ہوئے ہیں اور پانچوں ہی امر کے ہیں:

وَاعفُوا (داڑھی کو معاف کرو) اَوفوا (داڑھی پوری کرو)

وَفِرّوا (داڑھی کافی مقدار میں رکھو) اَرخوا أو اَرجوا (داڑھی کو لٹکاؤ)

① ان سب کا معنیٰ یہی ہے کہ داڑھی کو بڑھانا اور اس کو اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی اس میں سے کوئی چیز نہ کاٹے۔ (دیکھئے 'نووی شرح مسلم)

② نبی کریم ﷺ سے وارد ہونے والے یہ سب کے سب صیغے امر کے ہیں جو کہ داڑھی کے واجب اور فرض ہونے پر واضح دلالت کرتے ہیں' جیسا کہ علماء اصول نے بیان کیا ہے۔

داڑھی کی تراش خراش کا مسئلہ

احادیث میں استعمال ہونے والے ان الفاظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صرف داڑھی رکھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اسے بڑھانا بھی ضروری ہے بلکہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

بعض لوگ اللہ کی دی ہوئی نعمت یعنی داڑھی کا حلیہ اس طرح بگاڑتے ہیں کہ اس کے نیچے یا اوپر کا کچھ حصہ مونڈتے ہیں اور اس کو خط بنانے کا نام دیتے ہیں حالانکہ یہ احادیث صحیحہ کی صریح نافرمانی اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنت کی واضح تضحیک و تذلیل ہے۔ عوام تو کیا خواص اور خطبہ خواں قسم کے لوگ بھی اس مرض کا شکار ہیں۔

اگرچہ حلق لحیہ ترک کر کے ذرا سی داڑھی بھی رکھ لینا بڑا کام ہے اور ایسے شخص کا جذبہ دینی قابل قدر ہے لیکن یہ کہنا کہ اس نے ارشاد نبوی ﷺ کا منشا پورا کر دیا صحیح نہیں۔ اسے اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہیئے کہ اس کا یہ عمل سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہو جائے۔

نبی ﷺ کی اطاعت فرض ہے

کوئی کام کرنے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لینا چاہیئے کہ اس بارہ میں رسول اللہ ﷺ کی سنت' آپ کا طریقہ اور تعلیمات کیا ہیں۔ اسی میں دین و دنیا کی عافیت ہے۔ اور آپ کی سنت مطہرہ سے استغناء برتنا دارین کی بربادی کا موجب ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ﴾

(الحشر ۵۹/ ۷)

"جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ۔"

پس ہم اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کی خاطر یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ آپ لوگ داڑھی رکھ لینے کے بعد اس کی کٹنگ کروا کر اپنے کئے کرائے پر پانی نہ پھیریں۔

داڑھی مونڈنے کی طرح کاٹنا بھی حرام ہے

یاد رکھیئے! رسول اللہ ﷺ نے صرف اعفاء لحیہ (داڑھی بڑھانے) کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس کے ساتھ مخالفت مجوس کا حکم بھی

دیا تھا۔ جبکہ اس وقت کے مجوسی داڑھیاں چھوٹی کراتے تھے ان میں منڈوانے کا رواج عام نہ ہوا تھا' جیسا کہ اس بات کو اکثر محدثین نے بیان کیا ہے۔

ابو شامہ کے دور میں جب کچھ لوگوں نے داڑھیاں مونڈیں تو انھوں نے بڑے رنج و غم کے ساتھ کہا:

"اب کچھ لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو اپنی داڑھیاں منڈوا دیتے ہیں۔ یہ فعل اس سے بھی زیادہ شدید ہے جو مجوسیوں کے بارے میں منقول ہے کیونکہ وہ اپنی داڑھیاں چھوٹی کراتے تھے۔" (فتح الباری' ۱۰/۴۳۱ تحت شرح' حدیث:۵۸۹۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا المَجُوسَ»(صحيح مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح:٢٦٠، مسند أحمد ٢/ ٣٦٥ واللفظ مسلم)

"مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں لمبی کرو (اور اس طرح) مجوس کی مخالفت کرو۔"

علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے حج کے موقع پر داڑھی سے کچھ بال کاٹنے کا ذکر ملتا ہے لیکن اولاً رسول اللہ ﷺ کا حکم عام ہے اور مطلقاً چھوڑ دینے کا حکم ہے اس کے خلاف کسی کا قول یا عمل قابل قبول نہیں ہو سکتا اسی لیے امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ: "مختار قول یہی ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس میں

سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے۔" (شرح مسلم' للنووی ۳/ ۱۹۳)

اور یہی موقف علامہ شوکانی کا ہے۔ صاحب تحفۃ الاحوذی بھی رقمطراز ہیں:

"بعض لوگ ابن عمر' عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے آثار سے استدلال کرتے ہیں کہ قبضہ سے اوپر زائد داڑھی کاٹ دینی چاہیئے۔ یہ استدلال ضعیف اور کمزور ہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل شدہ مرفوع احادیث ان کی نفی کرتی ہیں' ان میں مطلق چھوڑنے کا حکم ہے۔ پس ان احادیث کے مقابلہ میں ان آثار اور اقوال سے دلیل اخذ کرنا صحیح نہیں' جبکہ ایسی صریح احادیث موجود ہیں۔ پس سلامتی والا طریقہ انہی لوگوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے داڑھی کو بالکل چھوڑ دینا چاہیئے اور اس کے طول یا عرض سے کچھ بال لینا برا فعل ہے۔" (تحفۃ الاحوذی' ص:۱۱' ج:۴) ①

---

① امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار میں لکھا ہے: ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو داڑھی کا جو حصہ ایک قبضے سے زیادہ ہوتا اسے کٹوا دیتے۔" (البخاری)

فقہاء کی ایک جماعت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو حدیث مرفوع اعفو اللحی کے عموم میں مخصص نہیں سمجھتی جبکہ فقہاء کی ایک اور جماعت ان کے اس فعل کو مخصص مانتی ہے لیکن صرف حج اور عمرے کے ساتھ اسے مخصوص کرتی ہے یعنی کہ حج اور عمرہ کے علاوہ کسی اور حالت میں اس جماعت کے نزدیک داڑھی کے کچھ بال بھی ترشوانا جائز نہیں۔ (دیکھیے فتح الباری)

داڑھی کی حفاظت کریں

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی سے نوازا ہے اور انسان کی شکل و صورت آب و ہوا کے لحاظ سے مختلف بنائی ہے۔ کسی ملک کے لوگ لمبے قد کے ہوتے ہیں اور کسی ملک کے بالکل چھوٹے قد کے۔ کسی ملک کے لوگ سرخ و سفید ہوتے ہیں کسی ملک کے بالکل سیاہ۔ یہی حال ان کی داڑھی اور مونچھوں کا بھی ہے۔ داڑھی سب کی یکساں نہیں ہوتی۔ اس لیے سب کے لیے الگ الگ حکم دینے کے بجائے سب کے لیے ایک عام حکم دیا گیا کہ:

«أَوْفِرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ»(صحيح البخاري، اللباس، باب تقليم الأظفار، ح: ٥٨٩٢)

”داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو۔“

یہ حکم سب کے لیے عام ہے‘ جس کی داڑھی کے چند ہی بال نکلے ہوں وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ان چند بالوں کی حفاظت کرے اور جس کی داڑھی خوب گھنی اور لمبی ہو وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی داڑھی کے سب بالوں کی حفاظت کرے۔ ان میں سے کسی کو بھی یہ اجازت نہیں کہ داڑھی میں اپنی طرف سے کچھ میک اپ کرے۔

مونچھیں کٹوائیں اور داڑھی بڑھائیں

مونچھیں کاٹنا اور داڑھی بڑھانا مسلمانوں کا شعار ہے‘ اس کے برعکس مونچھیں بڑھانا اور داڑھی مونڈنا یا کاٹنا مجوسیوں اور مشرکوں کا شعار ہے

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو مسلمانوں کا شعار اپنانے اور مشرکوں کے شعار کی مخالفت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اسلامی شعار کو چھوڑ کر کسی گمراہ قوم کا شعار اختیار کرنا حرام ہے‘ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»(سنن أبي داود، اللباس، باب في لبس الشهرة، ح: ٤٠٣١، الارواء ١٠٩/٥، للألباني وصحيح الجامع الصغير ٦١٤٩)

”جس نے کسی قوم سے مشابہت کی تو وہ ان ہی میں سے ہے۔“

الغرض‘ جو لوگ داڑھی مونڈتے یا کاٹتے ہیں وہ مسلمانوں کا شعار ترک کر کے اہل کفر کا شعار اپناتے ہیں۔ پس ان کو وعید نبوی سے ڈرنا چاہیئے کہ ان کا حشر بھی قیامت کے دن انہی کافر قوموں میں نہ ہو۔ العیاذ باللہ۔

نبی اکرم ﷺ کی تارکین سنت سے نفرت

اور نبی کریم ﷺ کو داڑھی مونڈنے سے اس قدر نفرت تھی کہ جب شاہ ایران کے قاصد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں مونڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا تمہاری ہلاکت ہو تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے یہ ہمارے رب یعنی شاہ ایران کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن

میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم فرمایا ہے۔" (البدایۃ والنہایہ' ۴/۲۷۰)

جو لوگ رسول اللہ کے رب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے مجوسیوں کے خدا کے حکم کی پیروی کرتے ہیں ان کو "سو بار" سوچنا چاہیئے کہ وہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کو کیا منہ دکھلائیں گے؟ اور اگر رسول اللہ ﷺ ان داڑھی مونڈوں سے قیامت کے روز منہ پھیرلیں اور فرمائیں کہ تم (اپنی شکل بگاڑنے کی وجہ سے) ہماری جماعت سے خارج ہو تو یہ لوگ شفاعت کی امید کس سے رکھیں گے؟ الغرض جو مسلمان داڑھی مونڈتے اور قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں وہ اپنی بدنصیبی پر روئیں کہ شفاعت تو کیا نبی کریم ﷺ ان کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس رسوائی اور برے انجام سے بچائے۔ آمین)

جارج پنجم اور اس کا محبوب

شاہ برطانیہ جارج پنجم سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے داڑھی کیوں رکھی ہے؟ جارج پنجم نے جواب دیا۔ میں نے داڑھی اس شخص کے چہرے پر دیکھی ہے جو مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے یعنی میرا باپ ایڈورڈ ہفتم۔ اسی لیے میں نے داڑھی رکھی ہے۔ کیونکہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔

اے کاش! مسلمانوں کو اپنے سب سے بڑے محبوب آقائے نامدار محمد ﷺ کی پاک اداؤں سے اتنی ہی محبت ہوتی جتنی جارج پنجم کو ایڈورڈ ہفتم سے تھی

اور امام الانبیاء ﷺ کے حکم کا اتنا ہی پاس ہوتا جتنا سکھوں کو اپنے دسویں گورو گوبند سنگھ جی کے حکم کا تھا۔

کٹ حجتیاں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کم علمی کی بنا پر یہ کہتے ہیں کہ وہ داڑھی اس لیے مونڈتے ہیں کہ داڑھی بہت عزت والی چیز ہے اور وہ اس کے اہل نہیں۔ جب وہ پورے نیک ہو جائیں گے تب داڑھی رکھیں گے۔ لیکن ان کی یہ بات محض تلبیس ابلیس (شیطان کا دھوکہ) ہے۔ ان کے فائدے کے لیے عرض ہے کہ:

"ذرا سوچیں تو سہی' اگر آپ پورا نیک بننا چاہتے ہیں تو اس کے لیے اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کرنا ہو گی نہ کہ نافرمانی۔ اب داڑھی جیسے واجب عمل کو مسلسل ترک کر کے کوئی پورا نیک کیوں کر ہو سکے گا؟"

اگر کچھ لوگ اس لیے داڑھی نہیں رکھتے کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ داڑھی رکھ کر جب وہ غلط کام کریں گے تو اس سے داڑھی والوں کی بدنامی اور داڑھی کی بے حرمتی ہو گی۔ تو دراصل یہ خیال بھی شیطان کی ایک چال ہے جس کے ذریعہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دے کر اس فعل حرام میں مبتلا کر دیا ہے۔ اب اگر شیطان انھیں یہ پٹی بھی پڑھا دے کہ تمھارے گناہوں کی وجہ سے اسلام اور مسلمان بدنام ہو رہے ہیں' دین اسلام کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ تم اسلام کو چھوڑ کر سکھ یا ہندو بن جاؤ۔ تو کیا اس وسوسہ کی وجہ سے وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے؟ بلکہ اگر ان کے دل میں اسلام کی واقعی حرمت و

عظمت ہے تو وہ اسلام کو نہیں چھوڑیں گے' بلکہ ان برائیوں سے کنارہ کشی کریں گے جو اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا موجب ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اگر شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر تم داڑھی رکھ کر برے کام کرو گے تو داڑھی والے بدنام ہوں گے اور یہ چیز داڑھی کی حرمت کے خلاف ہے تو اس کی وجہ سے داڑھی کو خیرباد نہیں کہا جائے گا بلکہ ہمت سے کام لے کر خود ان برے افعال سے بچنے کی کوشش کی جائے گی جو داڑھی کی حرمت کے منافی ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اگر وہ یہ سوچتے رہیں کہ "ہم تو گناہ گار ہیں داڑھی کے اہل نہیں!" پس شیطان کی باتوں میں آکر مسلسل داڑھی مونڈتے ہی رہیں تو وہ اپنے نامۂ اعمال میں مزید گناہوں کا اضافہ کرتے جائیں گے۔ بہرحال ایک موہوم (خیالی) اندیشہ کی بنا پر جو کہ محض تلبیس ابلیس (شیطان کا دھوکہ) ہے۔ ایک واجب کو ترک کرنا اور یوں فعل حرام میں مبتلا ہونا پرلے درجے کی نادانی' جہالت اور ایمان کا نقصان ہے۔

داڑھی کا مذاق اڑانا سنگین جرم ہے

ایسے لوگ جو داڑھی مونڈنا کوئی عیب کی بات نہیں سمجھتے بلکہ داڑھی مونڈنا اور مونچھیں بڑھانا ان کے نزدیک جائز اور صحیح ہے اور وہ داڑھی کو نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں تو یہ دراصل ایسے لوگ ہیں جو احادیث کو دین کا حصہ اور حجت نہیں سمجھتے۔ یہ اصول ذہن نشین کرنا نہایت ضروری ہے کہ اسلام کے کسی شعار کا مذاق اڑانا اور رسول اللہ ﷺ کی کسی سنت کی تحقیر

کرنا کفر ہے جس سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا ہے اور اسے فطرت میں شمار فرمایا ہے۔ داڑھی اسلام کا شعار اور انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت ہے۔ پس جو لوگ مسخ صورت کی بنا پر داڑھی سے نفرت کرتے ہیں' اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں' داڑھی والوں پر ہنستے ہیں' ان کے اعزہ میں سے اگر کوئی داڑھی رکھنا چاہے اسے روکتے ہیں یا اس پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور جو لوگ دولہا کے داڑھی مونڈوائے بغیر رشتہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ ان پر لازم ہے کہ سچی توبہ کریں کیونکہ یہ ایک خطرناک منزل ہے۔

انتباہ علاوہ ازیں کسی کے ماں باپ اگر داڑھی مونڈنے یا کاٹنے کو کہیں تو ان کی یہ بات ماننا جائز نہیں کیوں کہ:

«لاَ طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ»

(صحيح البخاري، المغازي، باب سرية عبدالله بن حذافة السهمي، ح: ٤٣٤٠، صحيح مسلم، الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، ح: ١٨٤٠)

"اللہ کی معصیت میں (مخلوق کی) اطاعت جائز نہیں اطاعت صرف نیکی میں ہے۔"

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت داڑھی مونڈوں کی

ہے حتیٰ کہ حفاظ قرآن کی ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو داڑھی مونڈتے یا کاٹتے ہیں۔ بدقسمتی کی انتہا دیکھئے یہ لوگ قرآن کے حافظ ہو کر بھی قرآن سے بہت دور ہیں۔ یہاں ایک مسئلہ بھی سمجھ لیں کہ جو حافظ' قاری یا عالم داڑھی مونڈتا یا کاٹتا ہو وہ ناپسندیدہ شخص ہے اور اسے نماز میں امام مقرر کرنا جائز نہیں کیونکہ امامت قابل تعظیم اور اعلیٰ مرتبہ ہے' یہ ایسے شخص کو نہیں سونپا جا سکتا جو صریحاً فاسق و فاجر ہو۔

جو لوگ سفر حج کے دوران یا حج سے واپسی پر داڑھی مونڈتے یا کاٹتے ہیں' ان کی حالت عام لوگوں سے زیادہ قابل رحم ہے۔ اس لیے کہ وہ اللہ کے گھر میں بھی کبیرہ گناہ سے باز نہیں آتے حالانکہ اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں وہی حج مقبول ہوتا ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور بعض اکابر نے حج مقبول کی علامت یہ لکھی ہے کہ حج سے آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آ جائے یعنی وہ حج کے بعد طاعات کی پابندی اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنے لگے۔

آدابِ محبت

افسوس لوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں اور دوسری طرف ان کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنی داڑھیاں مونڈتے اور کاٹتے ہیں۔ یہ انتہائی عجیب بات ہے جو عقل میں نہیں آتی۔ کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا تابعدار ہوتا ہے۔ جسے محبت ہوتی ہے اسے تو محبوب کی ہر ادا سے محبت ہوتی ہے۔ آپ کو محبت کا دعویٰ ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ کی زینت محبوب نہیں؟ رسول اللہ ﷺ کے

دشمنوں کی صورت سے پیار ہے۔ یہ محبت کی کون سی قسم ہے؟

ایک انگریز نو مسلم کا واقعہ

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ "رسائل و مسائل" (ج:۱، ص:۱۴۶) میں ایک انگریز نو مسلم کا واقعہ لکھتے ہیں جس نے اسلام کا اچھا مطالعہ کرنے کے بعد اس کو قبول کیا تھا۔ قبول اسلام کے بعد اس نے داڑھی مونڈنی چھوڑ دی۔ بعض لوگ جو علم دین سے کافی ناواقف تھے کہنے لگے کہ داڑھی رکھنا اسلام میں کچھ ضروری کام نہیں ہے' پھر کیوں خواہ مخواہ آپ نے داڑھی مونڈنی چھوڑ دی۔ اس نے جواب دیا کہ میں ضروری اور غیر ضروری کی تقسیم نہیں جانتا' میں بس یہ جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کر لی تو حکم بجا لانا میرا فرض ہے۔ کسی ماتحت کا یہ کام نہیں کہ افسر بالا کے احکام میں سے کسی کو ضروری اور کسی کو غیر ضروری قرار دے۔

مقام غور ہے کہ غیر مسلم اسلام کو قبول کرنے سے ہی اسلام کے حکم کی اہمیت کو جان لیتا ہے اور بغیر کسی پس و پیش اور چوں چرا کے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتا ہے مگر افسوس ان لوگوں پر ہے جو کئی پشتوں سے مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی کوئی اہمیت نہیں اور طرح طرح کے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ ان کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

داڑھی پر اعتراض کرنے والوں سے اور ہم ان لوگوں سے جو داڑھی کو ناپسند کرتے ہیں پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب وہ اللہ کے نبی محمد ﷺ کی شکل اور وضع کو پسند نہیں کرتے لیکن شیطان کے چیلوں یعنی اہل یورپ و امریکہ کی شکل و صورت کو پسند کرتے ہیں تو پھر وہ کس کی ملت اور دین پر ہیں؟؟؟"

اسلام کا خاصہ اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جس میں مکمل نظام حیات موجود ہے۔ اس میں ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کا حل فراہم کیا گیا ہے تاکہ ہم بآسانی اسلام کے زریں اصول اپنا سکیں اور کامیاب و کامران زندگی بسر کریں۔ یہاں تک کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں حوائج ضروریہ کا مسنون طریقہ بھی بتلایا ہے۔ اور یہ جامعیت صرف اسلام ہی کا خاصہ ہے جو کسی اور دین و مذہب کے حصہ میں نہیں آئی۔ اسی لیے تمام مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا' چلنا پھرنا' کھانا پینا' زندگی موت' غرضیکہ ہر چیز حتی کہ فکر و سوچ کا منبع و محور بھی اسلام کے تابع ہو' کیونکہ اسی میں حقیقی کامیابی پنہاں ہے۔

پس وہ لوگ جو داڑھی سے بغض کی بنا پر بطور اعتراض یہ فقرہ منہ سے نکالتے ہیں: "داڑھی میں اسلام نہیں!" ان سے ہمارا یہ کہنا ہے کہ "بے شک داڑھی میں اسلام نہیں لیکن اسلام میں داڑھی ضرور ہے۔" اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو

جائیں۔

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱدْخُلُوا۟ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَـٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ ﴾

(البقرۃ۲/ ۲۰۸)

"مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو۔ وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔"

پورا دین اختیار کریں

المختصر' انسان جب کلمہ پڑھ لیتا ہے تو وہ شریعت کا پابند ہو جاتا ہے۔ پھر اسے زندگی ذاتی پسند و ناپسند کے مطابق بسر کرنے کی آزادی نہیں رہتی بلکہ وہ اپنے تمام افعال و اقوال وغیرہ میں اللہ کی رضا اور پسند کے تابع ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام بندگی ہے۔ اور اسی بندگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو تخلیق کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ﴾ (الذاریات۵۱/ ۵۶)

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔"

پس ثابت ہوا کسی کلمہ گو کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ کلمہ پڑھ لینے کے بعد خواہشات نفسانی کی پیروی کرے مسلمان کو قطعاً زیب نہیں دیتا کہ "میٹھا میٹھا ہڑپ کڑوا کڑوا تھوہ" کے بمصداق شریعت اسلامی کی صرف چند باتیں (جو اس کے دل کو اچھی لگیں) قبول کر لے اور باقی احکام (جو اس کی طبیعت پر گراں

گزریں) رد کر دے۔

سر اور داڑھی کے سفید بالوں کا اکرام

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ»(سنن أبي داود، الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، ح: ٤٨٤٣، صحيح الجامع الصغير للألباني ح: ٢١٩٩)

"سفید بالوں والے (بوڑھے) مسلمان کی عزت و اکرام کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنا ہی ہے۔"

اس حدیث میں بڑی نصیحت ہے تمام ایسے بھائیوں کے لیے جو داڑھی بڑھانے سے محض اس لیے گھبراتے ہیں کہ ان کی داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ سفید بالوں کو نہ اکھیڑو' اس لیے کہ قیامت والے دن یہ مسلمان کے لیے نور ہوں گے۔ (سنن ابی داود' کتاب الترجل' باب نتف الشیب۔ ح ۴۲۰۲)

نوٹ: سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی سے اگر رنگا جائے تو یہ مسنون ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہودی اور عیسائی رنگتے نہیں اس لیے تم ان کی مخالفت کرو۔ (صحیح بخاری'

کتاب اللباس' باب الخضاب' ح :۵۸۹۹ و صحیح مسلم' کتاب اللباس و الزینة' باب فی مخالفة الیھود فی الصبغ' ح :۲۱۰۳)

مقصد یہ ہے کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زردی یا سرخی کے ساتھ رنگ دیا جائے لیکن سیاہ رنگ سے روکا گیا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کو فتح مکہ کے دن لایا گیا۔ اس کا سر اور اس کی داڑھی ثغامہ بوٹی کی طرح سفید تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے سفید بالوں کو تبدیل کرو البتہ سیاہ رنگ سے بچو۔ (صحیح مسلم' کتاب اللباس و الزینة' باب استحباب خضاب الشیب بصفرة و حمرة..... ح :۲۱۰۲)

داڑھی کا بڑا فائدہ

اگر کوئی ہم سے پوچھے: "داڑھی بڑھانے کا فائدہ کیا ہے؟" تو ہم اس کو جواب دیں گے کہ: "داڑھی رکھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الأحزاب۳۳/ ۲۱)

"یقیناً تم سب کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین اسوہ ہے۔"

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حکم کی تابعداری کرنا اللہ جل شانہ کی محبت کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران۳/ ۳۱)

"(اے نبی!) ان سے کہہ دو اگر تم (حقیقت میں) اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔"

پس جو مسلمان داڑھی بڑھاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اس سے زیادہ اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

داڑھی کے طبی فوائد

جہاں داڑھی بڑھانے کا حکم ہے وہاں مونچھیں پست کرنے کا حکم ہے۔ ان دونوں کاموں میں جہاں شرعی طور پر فوائد ہیں وہاں طبی طور پر بھی منافع ہیں۔ اگر ہم یہاں عالم کبیر مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "رہبر کامل" سے ایک اقتباس درج کر دیں تو ناموزوں نہ ہو گا۔ آپ کتاب مذکورہ کے باب "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طبیب کی حیثیت میں۔" کے تحت لکھتے ہیں:

"غالباً یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے روحانی طبیب ہیں ویسے جسمانی بھی ہیں۔ اور جس طرح آپ نے تمام افراد کی انسانی بہبود کے لئے ہماری روحانی بیماریوں کی تشریح فرمائی ہے اسی طرح آپ نے جسمانی بیماریوں کی تشریح اور علاج میں ایسے قواعد اور بنیادی اصول ارشاد فرما دیئے ہیں کہ وہ نہ تو حکمائے یونان کو سوجھے تھے۔ اور نہ ہی آج کل کے ترقی یافتہ سائنسدان ڈاکٹر اس تحقیق تک پہنچ سکے ہیں.....

داڑھی اور مونچھوں کے بارے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اگر

بغور دیکھا جائے تو مذہبی شعار (خاص طریقہ) کے علاوہ اس میں بھی ہمارا فائدہ ہی ہے' جو رسول اللہ ﷺ نے طبی نکتہ نگاہ سے بطور حفظ ماتقدم ہمیں بتا دیا ہے' فرمایا: ((أحفوا الشّوَارب وَأعفوا اللِّحى)) "مونچھیں پست کراؤ داڑھی بڑھاؤ" یہ الگ بات ہے کہ آج ہم رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارک کا الٹ کر رہے۔ داڑھی منڈواتے ہیں اور مونچھیں بڑھاتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ فعل ہمارے لئے مضر ہے (پیغمبر ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت کے علاوہ) اس میں سراسر ہمارا ہی جسمانی نقصان ہو رہا ہے مونچھوں کے لمبے بال جس قدر ہمارے لئے مضر اثرات پیدا کر سکتے ہیں وہ ایک سطحی نظر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ناک کے ذریعہ سے معدہ' قلب' دماغ بلکہ تمام بدن کے بخارات متعفنہ اور رطوبات لزجہ دفع ہوتی ہیں۔ اور مونچھوں کے بال سب سے پہلے ان سے متاثر ہو کر زہریلا اثر پیدا کرتے ہیں اس لئے ان کو اس قدر کٹوانے کا حکم ہے کہ وہ ہماری خور و نوش کی چیزوں میں نہ ڈوب سکیں۔ اور نہ ہی انسانی خوراک اس کے ملنے سے زہریلا اثر قبول کر سکے۔

اسی طرح داڑھی کے متعلق بھی اب ڈاکٹروں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ دراصل قدرت نے یہ ہمارے جبڑے اور دانتوں کی حفاظت کے لئے پیدا کر رکھی ہے۔ یہ ایک مفید چیز ہے جس سے ہم جبڑے اور دانتوں کی اکثر تکالیف سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ واشنگٹن کے مشہور ڈاکٹر اے میکڈانلڈ نے اپنی جدید تحقیقات کی بنا پر لکھا ہے کہ میں نے اس جانچ کے لئے ۳۵ مضبوط اور

تندرست آدمیوں پر تجربہ کیا جن کی عمریں ۲۵ سے ۴۰ سال کے درمیان تھیں' پہلے وہ داڑھی رکھتے تھے بعد میں منڈوانی شروع کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے ۱۴ آدمی صحیح و سلامت رہے اور باقی سب آدمی دانتوں اور جبڑوں کی شکایت میں مبتلا ہو گئے۔ پھر یہی ڈاکٹر لکھتا ہے:

"کہ داڑھی والے کو بہت ہی کم پھیپھڑوں کی شکایت ہوتی ہے۔ نیز تجربہ سے ثابت ہوا کہ داڑھی متواتر منڈوانے سے انسان کی عمر کم ہو جاتی ہے اور وہ قبل از وقت مر جاتا ہے۔"

..... ذرا غور کرو رسول اللہ ﷺ' سرور عالم' طبیب اعظم کے ان ارشادات پر جو بظاہر ہمیں مسئلے کی شکل میں معمولی نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ اپنے اندر کس قدر طبی فوائد رکھتے ہیں کہ ہماری صحت و تندرستی کا انحصار انہی پر موقوف ہے۔

سُنّت رسول بہتر ہے یا تقلید یورپ؟

لیکن افسوس! مسلمانوں کی اکثریت آج نبی کریم ﷺ کی سنت اور حکم کی تابعداری کے لیے آمادہ نہیں' وہ دینی و دنیوی اور طبی مصالح و فوائد سے بے نیاز ہو چکی ہے اور اکثر لوگ داڑھی بڑھانے سے انکاری ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ مغربی تہذیب کے غلام ہو چکے ہیں۔ ان کے دلوں میں اہل یورپ و امریکہ کی محبت راسخ ہو چکی ہے۔ اور انسان اپنی عادات و خصائل میں اسی کی پیروی کرتا ہے جسے دل میں جگہ دیتا ہے۔ پس آج نوبت یہاں تک آ

پہنچی ہے کہ معاشرہ میں عزت و شرف کا معیار یہ ہے کہ کون کتنا اہل یورپ کا نقال ہے! غرض ہر طرف ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو نام کے مسلمان ہیں اور عملی طور پر نافرمان' ان کی فکرو سوچ ہی نہیں ان کے طور طریقے' بودوباش اور حرکت و عمل کا ہر زاویہ اسلامی تشخص کی بجائے خالصتاً یورپی ثقافت کا آئینہ دار ہو چکا ہے۔ یہ لوگ کلین شیو' پینٹ شرٹ پر اترانے اور فخر کرنے والے اور ٹائی جیسے صلیبی شعائر سے آراستہ ہوتے ہیں اور یورپ کے نقال بن کر ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) کا مصداق ہوتے جا رہے ہیں۔

بھیانک جرم

داڑھی مونڈنے کا کبیرہ گناہ ایک اعتبار سے چوری اور بدکاری سے بھی بدتر ہے کہ وہ وقتی گناہ ہیں' لیکن داڑھی مونڈنے کا گناہ چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے۔ داڑھی مونڈنے والا داڑھی اور سنت رسول کو روزانہ تیز دھار استرے سے صاف کر کے گندگی پر پھینک دیتا ہے۔ اس طرح وہ روزانہ تسلسل سے ایک فرض کو قتل کر کے گناہ گار ہوتا ہے اور ایسا کر کے پشیمان ہونے کی بجائے اس کو درست سمجھتا ہے اور آئینہ میں اپنے چہرے کو دیکھ کر اپنے اس قبیح عمل پر خوش ہوتا ہے۔ جب کہ چور اور زانی کبھی کبھی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے (اور پھر وہ پشیمان بھی ہوتا ہے) اس بنا پر ایسے گناہ جن پر تسلسل سے مداومت اور ہمیشگی اختیار کر لی جائے وہ تمام گناہوں سے بڑھ کر سخت گناہ بن جاتے ہیں۔

ذرا سوچیے! داڑھی مونڈنا کتنا بڑا گناہ ہے! داڑھی مونڈنے والا آدمی نماز

پڑھ رہا ہے روزہ رکھ رہا ہے کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور ساتھ ہی اس وقت میں (داڑھی نہ بڑھانے کے) کبیرہ گناہ میں مبتلا ہے۔ نیز وہ روزانہ صبح سویرے داڑھی مونڈ کر گناہ کی تجدید کرتا رہتا ہے! ایسے لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور اس حالت میں اگر موت واقع ہوئی تو ان کا کیا بنے گا؟

توبہ کر لیجیے

پس اے میرے پیارے بھائیو! دنیا والوں کی پروا چھوڑ دیں اور اپنی عاقبت کو سنوارنے کی فکر کریں۔ تائب ہو جائیں بے شک اللہ تعالیٰ بہت مہربان اور غفور رحیم ہے۔ موت کا فرشتہ کسی بھی وقت دستک دے سکتا ہے۔ اگر اس کے آنے سے پہلے پہلے ہم نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ نہ کی تو پھر دیر ہو جائے گی۔ بہت ہی دیر!!

حب رسول ﷺ

کتاب کے آخر میں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کے بارے میں چند فوائد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ جب دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گی تو پھر آپ کی سنت سے محبت پیدا ہو گی رسول اللہ ﷺ سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ بلکہ عین ایمان ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اپنی جان و مال اور اہل و عیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔ جب گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوق زیارت بے قرار کرتا ہے' تو دوڑا دوڑا آتا ہوں' آپ ﷺ کا دیدار کر کے سکون حاصل کر لیتا

ہوں، لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی، تو آپ تک نہیں پہنچ سکوں گا۔ اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں گا تو بے چین ہو جاتا ہوں" اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّۦنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُو۟لَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾﴾ (النساء٤/ ٦٩)

"جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے وہ (بروز قیامت) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء، اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق (جو کسی کو میسر آ جائیں۔)" (سورۃ النساء آیت:٦٩، دیکھو ابن کثیر)

صحابی کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی آیت نازل فرما کر یہ بات واضح فرما دی کہ اگر تمھاری محبت سچی ہے اور تم اپنے نبی ﷺ کی مستقل رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ صرف یہ ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ»(صحيح البخاري، الأدب، باب علامة الحب

في الله، ح:٦١٦٨، صحيح مسلم، البر والصلة، باب المرء مع من أحب، ح:٢٦٤٠)

"آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے اس کو محبت ہو گی۔"

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "صحابہ کو جتنی خوشی اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سن کر ہوئی اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی۔" کیونکہ وہ جنت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت پسند کرتے تھے۔ (صحیح بخاری' کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب عمر بن الخطاب..... رقم :٣٦٨٨ و صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب المرء مع من احب' رقم:٢٦٣٩)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ﴾ (آل عمران٣/ ٣١)

"(اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔"

تشریح اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کی محبت ایک مسلمہ مطلوب ہے۔ فرمایا: اس کی راہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ اور اس سے نہ صرف تمہاری محبت کا اظہار ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔ محب ہونے کی بجائے تمہیں محبوبیت کا مقام حاصل ہو گا اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔ محبوب کی لغزشوں سے درگزر کرنا محبت کا طبعی نتیجہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اتباع کا وجوب کس حکیمانہ انداز سے بیان فرمایا ہے۔ محبت الٰہی کے سرفروش اور سرگردان متوالوں کو محبوبیت کا نسخہ بتا کر ان پر کس قدر نوازش کی گئی ہے۔

اتباع رسول یہ ساری نوازشیں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے ساتھ وابستہ ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی عملی اطاعت اس عظیم الشان کامیابی کی ضامن ہے۔

غرضیکہ مذکورہ آیت کریمہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کی اتباع میں مضمر ہے۔ اللہ سے حقیقی محبت تب ہے جب اس چیز کی اتباع کی جائے جس کا حکم رسول اللہ ﷺ اپنی احادیث میں دیتے ہیں اور اس چیز کو چھوڑ دیا جائے جس سے آپ روکتے ہیں۔ محبت کا خالی زبانی دعویٰ کرنا مگر آپ کے طریقے آپ کے احکام اور آپ کی سنت پر عمل نہ کرنا ہرگز محبت نہیں ہے۔ بلکہ آپ کی سنت کی نصرت و تائید' آپ پر نازل کردہ شریعت کا دفاع اور اس کے مخالفوں کی سرکوبی نبی کریم ﷺ سے محبت کی علامات اور لازمی تقاضے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی محبت تو دراصل پیمانۂ ایمان ہے جس قدر ہم رسول اللہ ﷺ کی محبت میں فائق ہوں گے اسی قدر ہمارا ایمان بھی اعلیٰ و ارفع ہوگا۔

ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین محمد ﷺ کا فرمان ہے:

«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ» (صحيح البخاري، الإيمان، باب حب الرسول ﷺ

15075

من الإیمان، ح:١٥، صحیح مسلم، الإیمان، باب وجوب محبة رسول الله ﷺ ...، ح:٤٤)

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن ہرگز نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین' اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔"

مذکورہ حدیث سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایسی محبت نہ کرنے لگے جو تمام محبتوں پر فائق ہو' یہ محبت اولاد کی محبت' ماں باپ کی محبت اور تمام لوگوں کی محبت سے بلکہ خود اپنی ذات کی محبت سے بڑھ کر ہو' جیسا کہ ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ اور اس محبت کی حقیقت اور صداقت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب رسول اللہ ﷺ کے امر و نہی کا تعارض خواہشات نفس' بیوی بچوں کی رغبت' دوستوں اور اپنے اردگرد رہنے والوں کی چاہت سے ہوتا ہے۔ اور اگر وہ رسول اللہ ﷺ سے واقعی سچی محبت کرتا ہے تو آپ کے حکم کو مقدم رکھے گا۔ اپنے نفس' اپنے اہل و عیال اور اپنے اردگرد پھیلے ہوئے لوگوں کی مخالفت کرے گا اور اگر وہ اپنی محبت کے دعووں میں جھوٹا ہے تو اپنے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتے ہوئے شیطان اور اپنے نفس کی چاہتوں کی پیروی کرے گا۔ اللہ جل شانہ' اپنی مقدس ذات کی قسم کھا کر نبی ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ثُمَّ لَا يَجِدُواْ فِيٓ أَنفُسِهِمۡ حَرَجٗا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسۡلِيمٗا ﴿٦٥﴾ (النساء٤/ ٦٥)

"قسم ہے تمہارے پرودگار کی! ان میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک یہ لوگ اپنے تمام تنازعات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں! اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی خوشی مان لیں۔"

آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نبی ﷺ کی کسی بات یا فیصلے سے اختلاف تو کجا دل میں انقباض بھی محسوس کرنا ایمان کے منافی ہے۔

اگر آپ کسی مسلمان سے سوال کریں "کیا تم اپنے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہو؟" وہ آپ کو جواب دے گا "ہاں! میری جان و مال نبی کریم ﷺ پر قربان۔" اگر آپ اس سے پوچھیں اگر تمہیں رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے تو تم ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی داڑھی کیوں مونڈتے ہو' اور تم رسول اللہ ﷺ کے طور طریقوں' آپ کے اخلاق اور آپ کی مشابہت کیوں اختیار نہیں کرتے؟" تو وہ آپ کو جواب دے گا "محبت دل میں ہوتی ہے اور الحمدللہ میرا دل پاک صاف ہے۔" ہم اس سے کہیں گے "اگر تمہارا دل پاک صاف ہوتا تو یقیناً اس کے اثرات تمہارے جسم پر بھی ظاہر ہوتے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

«أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ

كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ»(صحيح البخاري، الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ح:٥٢، صحيح مسلم، المساقاة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات، ح:١٥٩٩)

"جسم کے اندر گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو تمام جسم درست ہوتا ہے اگر وہ خراب ہو جائے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو کہ یہ "دل" ہے۔

سنت کا انکار کفر ہے

نبی کریم ﷺ کی ایک اور حدیث بھی سن لیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَنْ أَبٰى، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى»(صحيح البخاري، الاعتصام، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ح:٧٢٨٠)

"میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے مگر جس نے انکار کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول انکار کون کرتا ہے؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری حکم عدولی کی اس نے انکار کر دیا۔"

پس ثابت ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے سچی محبت کرنے والے رسول

اللہ ﷺ کی سنتوں اور صحیح حدیثوں کا انکار نہیں کرتے۔ انکار کرنے والے تو جہنمی لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٤٧﴾ ﴾ (طہٰ ۲۰/ ۴۷)

''اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔''

عاجزانہ دعا آخر میں نہایت عاجزی و انکساری سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین کی سمجھ اور عمل خالص کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کی معیت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

﴿ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا ٱلْإِصْلَٰحَ مَا ٱسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِىٓ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ ﴾ (ہود ۱۱/ ۸۸)

''میرا ارادہ تو اپنی طاقت بھر اصلاح کرنے کا ہی ہے اور میری توفیق (کا انحصار) صرف اللہ پر ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔''

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

کتابیات

کتاب ہذا کی تالیف و ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے:

- القرآن الکریم --- ﴿تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ﴿هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾
- صحیح البخاری --- امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی ۲۵۶ھ)
- صحیح مسلم --- امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری رحمہ اللہ (المتوفی ۲۶۱ھ)
- سنن ابی داؤد --- امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۷۵ھ)
- فتح الباری --- امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ)
- نووی شرح صحیح مسلم --- امام یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۷۶ھ)
- البدایہ والنہایہ --- امام اسماعیل بن کثیر دمشقی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۷۴ھ)
- اسلام میں داڑھی کا مقام --- شیخ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی (المتوفی ۱۴۱۶ھ)
- منہج الفرقۃ الناجیہ --- شیخ محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ

اسلام کی نظر میں وضع کی درستی اصلاح قلب کا لازمی جزو ہے۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ وضع درست ہو اور دل درست نہ ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ دل درست ہو اور وضع پر اس کا کچھ اثر نہ پڑے۔ اصلاحِ وضع میں داڑھی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

داڑھی کا رکھنا دل کی ایمانی قوت کا اظہار ہے اور داڑھی منڈوانا دل کی کراہت و نیت کی خرابی کی علامت ہے۔ جس کا دل پاک صاف ہوتا ہے وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ گناہ پر اصرار کرتے رہیں اور دل بھی صاف ہو؟ رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ یعنی داڑھی سے نفرت ہو اور روح بھی پاک ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے۔ پس کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی حکم عدولی اور نافرمانی نہیں کرسکتا۔ اگر ہمیں اپنے آقا سے محبت ہے تو ضروری ہے کہ ہم بھی اپنا چہرہ ان جیسا بنالیں۔

دار السلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض جدہ شارجہ لاہور
لندن ہیوسٹن نیویارک